آزادی سمیت پاکستان کے ہر شعبہ کو مقبوضہ بنا دیا گیا، الطاف حسین

مسلح افواج، آئی ایس آئی، سیاسی و مذہبی جماعتیں اور تاجر برادری پاکستان کو مزید ٹوٹنے سے بچانے اور ملک وقوم کو خوشحال بنانے کی عملی جدوجہد کریں۔ خدمت خلق فاؤنڈیشن کے تحت سالانہ امدادی پروگرام سے خطاب

لندن۔۔۔12، اگست 2012ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کہا ہے کہ آزادی سمیت پاکستان کے ہر شعبہ کو مقبوضہ بنا دیا گیا، مسلح افواج، آئی ایس آئی، سیاسی و مذہبی جماعتیں اور تاجر برادری پاکستان کو مزید ٹوٹنے سے بچانے اور ملک وقوم کو خوشحال بنانے کی عملی جدوجہد کریں۔ دہشت گردوں کی مدد بند کردی جائے، تمام صوبوں کو مکمل خودمختاری دی جائے، اور عدلیہ اور پارلیمنٹ کے مابین محاذ آرائی کو دوستی میں تبدیل کردیا جائے، اسی میں پاکستان اور اس کے عوام کی بھلائی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جناح گراؤنڈ عزیز آباد میں خدمت خلق فاؤنڈیشن کے تحت سالانہ امدادی پروگرام کے شرکاء سے ٹیلی فونک خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب میں مختلف ممالک کے سفارتکاروں، سیاسی و مذہبی رہنماؤں، سماجی شخصیات، تاجروں، صنعتکاروں، فنکاروں، کھلاڑیوں، دانشوروں، قلمکاروں، صحافیوں اور زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے عمائدین کے علاوہ ایٹمی سائنسداں ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے بھی خصوصی طور پر شرکت کی۔ اپنے خطاب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ پاکستان واقعتاً نازک دور سے گزر رہا ہے، 1971ء میں بھی مجھ جیسے دیوانوں نے ارباب اختیار کو آگاہ کیا تھا کہ پاکستان پر کڑا اور برا وقت ہے، اگر پاکستان کو بچانا ہے تو عقل وشعور سے کام لینا ہوگا مگر اس وقت کی سول وعسکری شخصیات نے حقائق اور ملک کی سرحدوں پر منڈلانے والے خطرات کی نشاندہی پر کوئی توجہ نہیں دی اور بالآخر پاکستان دولخت ہوگیا۔ آج پھر ملک اسی قسم کی نازک صورتحال سے دوچار ہے، پاکستان میں بجلی اور گیس کی لوڈشیڈنگ، غربت وافلاس، مہنگائی اور بے روزگاری سے عوام کی زندگی اجیرن ہوگئی ہے، غربت کے باعث لوگ اپنے بچے فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔ امن وامان کی خراب ترین صورتحال کے باعث تاجر برادری اپنا سرمایہ لیکر بیرون ملک جارہے ہیں اور پاکستان میں رہنے والے تاجر اپنی حفاظت کیلئے اسلحہ کے لائسنس کے مطالبے کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سندھ امن ومحبت کی دھرتی ہے مگر یہاں بسنے والی ہندو برادری عدم تحفظ کا شکار ہوکر انڈیا جارہی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اقتدار مافیا نے 11، اگست 1948ء کو قانون ساز اسمبلی سے قائداعظم محمد علی جناح کی تقریر پر قبضہ کرلیا اور 1947ء کو حاصل کی گئی آزادی کو مقبوضہ آزادی میں تبدیل کردیا۔ 65 برسوں سے ہم نے تلخ حقائق کو قید کیے رکھا، 1965ء کی جنگ کے بارے میں قوم کو یہ بتایا کہ وہ جنگ پاکستان نے جیتی تھی جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم وہ جنگ ہار گئے تھے اور ہم نے امریکہ سے فریاد کرکے اس جنگ کو بند کرایا۔ ملک میں ون یونٹ کے بعد صوبے بنے لیکن اقتدار مافیا نے صوبوں کی آزادی کو قید کرکے مقبوضہ بنا دیا۔ صوبہ سندھ میں وڈیرے، صوبہ پنجاب میں جاگیردار، صوبہ خیبر پختونخوا میں خوانین اور صوبہ بلوچستان میں سردار تو آزاد ہوئے لیکن ان صوبوں کے عوام آزاد نہیں ہوسکے۔ ہمارے صوبے بظاہر آزاد لیکن درحقیقت مقبوضہ ہیں اور اپنے معاملات چلانے میں خودمختار نہیں۔ اولمپک کھیلوں میں پاکستان کی کارکردگی دیکھ کر شرم آتی ہے، ہاکی ایسا کھیل تھا جو دنیا میں پاکستان کا نام روشن کرنے کا سبب بنتا تھا لیکن آج کھیل کے اس میدان میں بھی پاکستان کی حیثیت ایتھوپیا، صومالیہ اور جنوبی کوریا سے بدتر ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کھیل کا شعبہ بھی مقبوضہ ہے۔ پاکستان میں تعلیم بھی مقبوضہ ہے، مراعات یافتہ طبقہ کے بچوں کیلئے ایچی سن، گرائمر اور اے، او لیول اسکول ہیں جہاں امریکی اور برطانوی نظام تعلیم کے تحت انگریزی زبان میں تعلیم دی جاتی ہے جبکہ غریب عوام کے بچے ٹاٹ والے اسکولوں میں قومی زبان اردو میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جو ترقی کے میدان میں انگریزی زبان میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں سے کیسے آگے بڑھ سکتے ہیں؟ پاکستان کی

قومی زبان اردو ہے لیکن پاکستان کی عدالتوں، ایوان صدر اور وزیر اعظم ہاؤس میں کاروبار حکومت اردو زبان میں نہیں ہوتا، ملک کی قومی زبان بھی مقبوضہ ہے۔انہوں نے کہا کہ دیگر شعبوں کی طرح پاکستان کی سیاست بھی مقبوضہ ہے، دادا سے پوتے اور نانا سے نواسے تک موروثی سیاست چل رہی ہے۔صرف ایم کیوایم پاکستان کی واحد جماعت ہے جس کے قائد الطاف حسین نے 1987ء کے بلدیاتی انتخابات سے لیکر آج کے دن تک ہونے والے بلدیاتی یا عام انتخابات میں نہ تو خود حصہ لیا اور نہ اس کے کسی بھائی بھتیجے نے حصہ لیا۔انہوں نے کہا کہ ہماری ہر چیز مقبوضہ ہے تو پھر ہم کس بات کی آزادی کا جشن مناتے ہیں؟ کیا ہم صرف چند فیصد جاگیرداروں، وڈیروں، سرداروں، سرمایہ داروں، اسمگلروں، ہیروئین اور ناجائز اسلحہ کا کاروبار کرنے والوں کی آزادی کا جشن منائیں؟، ہم صوبہ سندھ کو آزاد کیسے کہیں، ہمیں اس بات کے طعنے دیے جاتے ہیں کہ ایم کیوایم حکومت میں شامل ہے اور وہ بھتہ خوری کو نہیں روک پا رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ کاش کہ حکومت سندھ آزاد ہوتی۔اگر یہ صوبہ سندھ آزاد ہے تو گورنر سندھ اور وزیر اعلیٰ سندھ آزاد نہیں ہیں اور پورے کراچی کے عوام ،تاجروں دکانداروں کو بھتہ اور پرچی مافیا کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا گیا ہے، ملک میں وزیر داخلہ بھی ہیں، وہ یا تو مقبوضہ ہیں یا وہ دہشت گردوں، بھتہ مافیا اور پرچی مافیا کو حاصل خفیہ سپورٹ پر مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔انہوں نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے کہا کہ ایم کیوایم حکومت میں شامل ہے لیکن بھتہ خوری کا نظام ختم نہ کرسکی تو جس ملک کو آپ نے ایٹمی طاقت دی وہی ملک آپ کو قید میں ڈال دے تو ایم کیوایم سے نظام بدلنے کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے؟ ڈاکٹر قدیر خان پر ایٹمی مواد کی دیگر ملکوں کو ترسیل کا الزام تھا لیکن اگر خان صاحب نے ان کی ترسیل کی ہے تو اس کیلئے جہاز کا بندوبست بھی کسی نے کیا ہوگا مگر جس نے جہاز کا بندوبست کیا اور معاونت کی ان میں سے کسی کو سزا نہیں دی گئی صرف ڈاکٹر عبدالقدیر جنہوں نے ملک کو ایٹمی طاقت بنایا، انہی کو جبراً گناہ تسلیم کرنے پر مجبور کر کے سزا دی گئی۔انہوں نے کہا کہ میں 21 برسوں سے سچ بولنے کا خراج دیار غیر میں رہ کر ادا کر رہا ہوں، اللہ کے فضل وکرم سے مجھ میں سچ بولنے کی طاقت ہے۔اگر میں پاکستان میں ہوتا تو یا مار دیا جاتا یا پھر ڈاکٹر قدیر کی طرح قید کر دیا جاتا۔انہوں نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ کراچی کو اسلحے سے پاک کرو لیکن میں نے آج تک کسی کے منہ سے یہ مطالبہ نہیں سنا کہ جن فیکٹریوں میں اسلحہ بنتا ہے ان فیکٹریوں کو تباہ وبرباد کرو۔ناجائز اسلحہ ہزاروں میل سے درجنوں چیک پوسٹوں سے گزر کر کراچی میں داخل ہوتا ہے، سوال یہ ہے کہ کیا ان چیک پوسٹوں پر ایم کیوایم کے لوگ بیٹھے ہوتے ہیں؟ اگر چیک پوسٹوں پر فوج، رینجرز، اینٹی نارکوٹکس کی پولیس کی موجودگی کے باوجود ناجائز اسلحہ کراچی میں داخل ہوتا ہے تو کیا یہ ایم کیوایم کا قصور ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ آج زمانہ بدل گیا ہے۔آج بڑے بڑے ممالک، ملک شام کے باغیوں کو اسلحہ فراہم کر رہے ہیں، یہ 21ویں صدی ہے، آج کوئی بدمعاش بندوق اٹھا کر بدمعاشی کرے گا تو مظلوم بھی بندوق اٹھا کر اپنی حفاظت کرسکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ بدنام زمانہ دہشت گرد جس کے پاس کھانے کے پیسے نہیں ہیں اسے ڈیفنس کے علاقے میں بنگلے خرید کر دیئے گئے، میں یہ بات صدر مملکت اور وفاقی وزیر داخلہ سے کہہ چکا ہوں لیکن ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔آخر کونسی خفیہ قوت ہے جو ان دہشت گردوں کی آج بھی سپورٹ کر رہی ہے؟ انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردوں کی مدد کرنے سے ملک مضبوط نہیں ہوتے بلکہ عوام کو مضبوط کرنے سے ملک مضبوط ہوتے ہیں۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ میں بہت ادب کے ساتھ مسلح افواج، عسکری ادارے، آئی ایس آئی، رینجرز، پولیس، عدلیہ اور سیاسی ومذہبی جماعتوں سے کہتا ہوں کہ خدارا!! رمضان المبارک میں ماضی کی غلطیوں سے توبہ کرلیں، ملک کو مزید ٹوٹنے سے بچا کر ملک وقوم کو خوشحال بنانے کی جدوجہد کریں، اللہ آپ کی مدد کرے گا۔سیاسی ومذہبی رہنماء، عسکری قیادت اور تاجر برادری سر جوڑ کر بیٹھے، حقائق کو تسلیم کریں اور پاکستان کی سلامتی کے ایک نکتہ پر متفقہ لائحہ عمل ترتیب دیں تو پاکستان کو بچایا جاسکتا ہے۔ارباب اقتدار واختیار دہشت گردوں کی مدد کا سلسلہ بند کردیں، صوبوں کو آزاد اور خودمختار کردیا جائے، عدلیہ اور پارلیمنٹ کی جنگ کو دوستی میں تبدیل کردیا جائے اسی میں ملک وقوم کی بھلائی ہے۔حکومت اور عدلیہ دونوں کے دلائل درست ہیں لہٰذا بہتر ہے کہ عدلیہ پارلیمنٹ اور پارلیمنٹ عدلیہ کو تسلیم کرے اسی میں جمہوریت کی بقاء اور ملک کا استحکام ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان میں سیاستداں ماضی کی غلطیوں سے تائب ہوکر پاکستان کی سلامتی کے نکتہ پر جمع ہوگئے تو پھر خوشحالی پاکستان کا مقدر بنے گی اور اگر سیاستداں آپس میں لڑتے رہے تو خاکم بدہن پاکستان کی سلامتی خطرے میں پڑسکتی ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان کے عوام

متحد ہیں، سیاسی، عسکری قیادت، عدلیہ اور پارلیمنٹ کو آگے بڑھ کر عوام کا ساتھ دینا چاہئے اور اگر سیاستداں، عسکری ادارے، عدلیہ اور پارلیمنٹ اپنے دائرہ کار میں کام کرنے لگے اور ملک کی سلامتی کیلئے کام کرنے لگے تو عوام کا اتحاد بہانگ دہل کہے گا کہ

کیا عشق نے سمجھا ہے، کیا حسن نے جانا ہے

ہم خاک نشینوں کی ٹھوکر پہ زمانہ ہے

خدمت خلق فاؤنڈیشن کی سالانہ امدادی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے جناب الطاف حسین نے کہا کہ عبادات کئی طرح کی ہوتی ہیں لیکن سب سے بڑی عبادت خلق خدا کی خدمت کرنا اور غریبوں، مجبوروں، بے کسوں، مصیبت زدہ اور دکھی لوگوں کی مدد کرنا ہے۔ ہم انسانیت کی خدمت ہی کو سب سے بڑی عبادت سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب ایم کیو ایم وجود میں بھی نہیں آئی تھی اور ہم صرف اے پی ایم ایس او کے پلیٹ فارم سے جدوجہد کررہے تھے ہم نے اس وقت ہی غریب و مستحق افراد کی مدد کیلئے ''خدمت خلق کمیٹی'' کے نام سے فلاحی ادارہ قائم کرلیا تھا جس نے ہر موقع پر غریب و مستحقین کی مدد کی، ایم کیو ایم کے قیام کے بعد اس کا دائرہ مزید بڑھا اور اس نے کراچی سمیت سندھ کے مختلف شہروں میں مستحقین کی مدد کی، علاقوں میں مفت طبی امدادی کیمپ، مفت گشتی شفاخانوں کے ذریعے غریبوں کا علاج کیا، حادثات وسانحات کے متاثرین کی امداد کی۔ 1997ء میں خدمت خلق کمیٹی کو خدمت خلق فاؤنڈیشن میں تبدیل کرکے اس کی فلاحی سرگرمیوں کا دائرہ ملک بھر میں وسیع کردیا گیا۔ تھر اور بلوچستان میں قحط ہو، آزاد کشمیر اور خیبر پختونخوا میں زلزلہ ہو، ملک میں سیلاب ہو یا قدرتی آفت، خدمت خلق فاؤنڈیشن نے ہر موقع پر ہر قسم کے امتیاز سے بالاتر ہوکر متاثرین کی بھرپور خدمت کی۔ اسی ادارے کے تحت سال بھر غریب بیواؤں، نادار طلبہ وطالبات اور یتیموں کی مدد کی جاتی ہے، غریب بچیوں کی شادی کیلئے جہیز کا انتظام کیا جاتا ہے اور ہر سال رمضان المبارک میں امدادی پروگرام منعقد کرکے ہزاروں غریب و مستحق افراد میں لاکھوں روپے مالیت کا امدادی سامان اس طرح تقسیم کیا جاتا ہے کہ ان کی عزت نفس بھی مجروح نہ۔ اس امدادی پروگرام میں تمام شعبہ زندگی کے مخیّر حضرات کو مدعو کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ خدمت خلق فاؤنڈیشن ان سے عطیات ہی جمع نہیں کرتی بلکہ غریب و مستحقین میں امداد بھی تقسیم کی جاتی ہے اور ان کی عملی خدمت کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدمت خلق فاؤنڈیشن کی فلاحی سرگرمیوں کا دائرہ ملک سے باہر بھی ہے۔ جبکہ SUN کے نام سے ملک سے باہر بھی فلاحی ادارہ کام کررہا ہے۔ انہوں نے خدمت خلق فاؤنڈیشن کے تمام رضا کاروں کو انسانیت کی خدمت پر انہیں خراج تحسین پیش کیا اور مالی معاونت کرنے والے تاجروں، صنعتکاروں اور دیگر مخیّر حضرات کا شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆☆☆